انسان اور اسلامی بیداری

مولانا کوثر مجتبیٰ

خداوند کریم نے بنی نوع انسان کی خلقت بس یونہی نہیں کی بلکہ اس سلسلے میں قرآن خود آواز دیتا ہے ''افحسبتم انّما خلقناکم عبثا۔[۱]

یعنی کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار پیدا کیا ہے'' جبکہ ایسا نہیں ہے خدا نے قرآن ہی میں مقصد خلقت بھی بیان کردیا۔ وماخلقت الجنّ والانس الاّ لیعبدون[۲] یعنی میں نے جن وانس کو صرف اپنی عبادت کے لئے خلق کیا ہے۔'' اس کا مقصد یہ ہے کہ تمام انسان ہمارے معین شدہ قانون یعنی اسلامی احکام کو سمجھیں اور اس کے مطابق دنیا میں زندگی گزاریں۔ اسی رشدو ہدایات کی غرض سے اس نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء بھیجے تاکہ وہ لوگ خدا وند کریم کے نافذ کردہ اصول اور اس کی حدوں سے انسانوں کو روشناس کرائیں۔ ان کے بعد بھی یہ سلسلہ ہدایت ختم نہ ہو بلکہ جاری رہا اسی لئے انبیاء کرام کے بعد آئمہ معصومین کو تبلیغ دین اسلام کا ذمہ دار بناکر اس دنیائے انسانی میں بھیجا۔

موجودہ زمانہ میں امام عصرؑ بھی پردۂ غیبت میں ہیں لہٰذا اسلامی بیداری صرف اور صرف مرجعیت کے ذریعہ ہی حاصل ہوسکتی ہے۔ اور سردست پوری کائنات میں اسلام شناسی کی لہر کا دوڑ نا خود اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ اسلامی بیداری کے لئے مرجعیت ہی بہترین ذریعہ اور وسیلہ ہے۔ اس لئے کہ خداوند کریم نے انسانوں کو بغیر ہادی کے کسی دور میں نہیں چھوڑا اس کے قوانین کے حدود میں رہ کر انسان انسان کہلانے کا مستحق ہے اور جوان قوانین وحدود اسلامی سے باہر ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم آزاد ہیں لیکن درحقیقت وہ آزاد نہیں بلکہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ یعنی وہ دائرہ انسانی سے ہی باہر ہیں۔ لہٰذا اسلامی بیداری کے لئے انسان کو مقلّدِ ہونا چاہئے ورنہ خود مقلّد ہو۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ جب انسان مرجع کی تقلید کرے گا تو مذہب اسلام کے درمیان تفرقے واختلاف خود بخود ختم ہوجائیں گے۔ اور ساری انسانیت ایک لفظ میں سمٹ کر متحد ہونے کا مظاہرہ کر یگی جسے مسلمان کہتے ہیں۔ آج ہم سب مشاہدہ کرتے ہیں کہ دنیا کے ہر شعبے کے لئے ایک ماہر اور

اس چیز کا تجربہ کار شخص موجود ہے۔ چاہے تعلیمی میدان ہو یا صنعتی وثقافتی شعبہ یا سماجی ومعاشرتی دائرہ کار غرض ہر دفتر وہر شعبے میں اک تجربہ کار ''ماہر'' ہوتا ہے سب اسی سے اس کے متعلق امور میں رجوع کرتے ہیں اور وہ صرف اپنے ہی فن، اپنے ہی شعبہ کا تجربہ کار ہے دوسرے شعبہ میں اس کی کوئی حیثیت نہیں رہا کرتی۔

ساری دنیا اس امر سے بخوبی واقف ہے اور اس کے تحت عمل پیرا بھی ہے۔ ایک انجینئر جو اپنے فن کا ماہر ہے جب اسپتال میں بغرض علاج پہونچتا ہے تو اس کا تخصص ختم ہوجاتا ہے اور طبی علوم کے میدان میں اس کی کوئی حیثیت نہیں رہ جاتی۔ اب اس شعبہ کا ماہر اور تجربہ کار ''ڈاکٹر'' ہے جس سے لوگ معالجہ کے لئے رجوع کرتے ہیں۔ اسی تجربہ کار ڈاکٹر کو جب اپنا گھر تعمیر کرانا ہوتا ہے تو اب یہاں اس کا تخصص ختم ہوجاتا ہے اب اس شعبہ کے ماہر جسے فن تعمیرات کا ماہر کہا جاتا ہے اس کی تلاش ہوتی ہے۔ یہ شعور انسانی کی معراج ہے کہ وہ کبھی بھی کسی ایسے ماہر وتجربہ کار سے رجوع نہیں کرتا کہ جو اس امر اور اس شعبہ سے متعلق نہ ہو۔ اگر کوئی کسی سائنس کے پروفیسر سے علاج ومعالجہ کے لئے یا کسی داکٹر سے تعمیر منزل کے لئے رجوع کرے تو صاحبان عقل وخرد اس کی کج فہمی پر مہر تصدیق ثبت نہ کریں گے۔

اسی طرح ایک دین کا مخصوص اور تجربہ کار ہوتا ہے جسے مرجع کہا جاتا ہے۔ جس کو قرآن وحدیث پر عبور ہوتا ہے اگر ایسے مجتہد جامع الشرائط کی تقلید کی جائے تو یقیناً یہی اسلامی بیداری کے لئے بہترین آلہ کار ہے۔ انقلاب اسلامی ایران دنیا کے مسلمانوں کے لئے مشعل راہ ہے اور اسلامی بیداری کے لئے سب سے بڑا معین ومددگار۔ کیونکہ ایرانی عوام نے تقلید جیسے اہم عنصر کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھا اور شجاعت وہمت کو بروئے کار لاکر امام راحل کے احکام پر عمل کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سامراجی وصہیونی طاقتوں کو انگشت بدنداں ہونا پڑا اور دنیائے اسلام نے مخالف طاقتوں کو سرنگوں ہوتے دیکھا۔

مسلمانوں میں اسلامی بیداری کا وجود عصر حاضر کی شدید ترین ضرورت ہے پس ہمارا فریضہ ہے کہ ہم اس ہمہ جہت بیدار کو فروغ دیں۔ اس اسلامی بیداری کو جس کے لئے برسہا برس سے علمائے دین ومراجع کرام کوشاں ہیں، عملی جامہ پہنانے کے لئے عوامی حمایت اور مدد بیحد ضروری ہے۔ رسولؐ خدا کے نواسے نے کربلا میں اسلامی انقلاب کی سنگ بنیاد رکھی اور باطل کی بنیاد ہلادی اور دنیائے اسلام کو پیغام دیا کہ اگر تمہارے اندر اسلامی بیداری کارفرما ہے تو قربانی سے پیچھے نہ ہٹنا۔ ادوار

گزر گئے اور پھر ایک نیا دور انقلاب اسلامی ایران کی شکل میں ظاہر ہوا جس کی پشت پناہی انقلاب حسینی سے ہورہی تھی۔ اس نئے انقلاب کے اصول کربلا کے اصول پر مبنی تھے۔ جب ایرانی عوام نے اپنے مقلّد کے حکم کی اتباع کرتے ہوئے اپنی قربانیوں کو پیش کیا اور میدان آزادی میں اپنی جانوں اور اپنی اولاد کو قربان کیا تو یہ خون رنگ لایا اور ان کی اسلامی بیداری کا شاہد بنا جس سے عالم اسلام کو اسلامی بیداری کا پیغام ملا اور سارے عالم اسلام میں، اللہ اکبر اور حق وصداقت کے نعرے گونج اٹھے۔ آج پوری دنیا میں انقلاب اسلامی ایران چھایا ہوا ہے جس کو مشعل راہ سمجھ کر عراق ولیبیا وشام اور فلسطین ولبنان انقلاب لا رہے ہیں اور اسلامی بیداری کا ثبوت دے رہے ہیں۔

اسلامی بیداری صرف نماز وروزے تک محدود رہنے کا نام نہیں ہے بلکہ مرد مسلمان کو مجاہد ہونا چاہئے جب وہ مجاہد ہوگا تو اسلام پر اپنی جان قربان کردے گا لیکن اسلام کو خطرے میں نہیں چھوڑے گا۔ انقلاب اسلامی ایران نے دین اسلام کو جو تقویت دی ہے اس کیلئے ان شہداء حق وصداقت کو ہمیشہ یاد کیا جاتا رہے گا۔ کیونکہ اس انقلاب سے دیگر ملّتوں میں اسلامی بیداری مقصود تھی جیسا کہ اس کے نتائج سے ظاہر ہوا۔ اس بات کو امام راحل آیت اللہ خمینیؒ نے اسلامی ممالک میں ایران کے سفیروں سے اپنے خطاب میں کہا تھا۔

”ہماری اس بات سے لوگ غلط مطلب نہ نکالیں کہ ہم انقلاب کو ہر جگہ برآمد کریں گے۔ کیونکہ ہم کشور کشائی کے طالب ہیں۔ ہم تمام اسلامی ممالک کو اپنا ملک سمجھتے ہیں تمام ممالک اپنی جگہ باقی رہیں گے۔ بلکہ ہمارا مقصد تو صرف یہ ہے کہ ایران میں جو تبدیلی وبیداری آئی ہے۔ نیز ایرانیوں نے سپر طاقتوں سے دوری اختیار کرتے ہوئے ان کو اپنے قدرتی ذخائر سے جس طرح محروم کیا ہے اسی طرح کی صورت حال دیگر ممالک اور حکومتوں کے اندر بھی پیدا ہو یہ ہے ہماری آرزو۔ انقلاب کو برآمد کرنے سے ہماری مراد یہ ہے کہ تمام ملّتیں بیدار ہوں تمام حکومتیں ہوش میں آئیں اور اپنے آپ کو موجودہ مشکلات اور دوسروں کے تسلط سے نجات دیں نیز اپنے قدرتی ذخائر کو ضائع ہونے سے بچائیں تاکہ ان ملکوں کے عوام فقر و تنگ دستی سے باہر نکل آئیں۔[۳]

پس اس انقلاب نے جو اسلامی بیداری پیدا کی اس کی بنیاد اسلام کا صحیح تعارف تھا کیونکہ جب تک اسلام کا صحیح تعارف نہ ہو اس وقت تک اسلامی بیداری ناممکن ہے اور جب صحیح تعارف ہوجائے تو پھر انسان اسلامی اصول و قوانین پر کماحقہ عمل پیرا ہوسکتا ہے۔ امام خمینیؒ نے الیکٹرانک میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے اس نکتے کو بھی واضح کیا ہے کہ انقلاب کو برآمد کرنے کا مقصد، حقیقی اسلام کا تعارف کرانا ہے۔ لہٰذا انہوں نے اس طرح سے گفتگو کا آغاز کیا۔

''اسلام کو برآمد کرنے سے ہماری مراد یہ نہیں ہے کہ ہم کسی طیارے میں سوار ہوکر انقلاب کو دیگر ممالک میں انڈیل دیں۔ ہم نے نہ ایسی بات کی ہے اور نہ اس قسم کی بات کرسکتے ہیں۔ بلکہ ہماری مراد یہ ہے کہ ہم اپنے وسائل، مثال کے طور پر ریڈیو، ٹیلی ویژن، اخبارات وجرائد اور بیرون ممالک جانے والوں کے ذریعے اسلام کا صحیح تعارف کرائیں۔ اگر اسلام کا صحیح تعارف کرایا جائے تو لوگ اسے قبول کریں گے کیونکہ انسان صاف ستھری فطرت کا مالک ہوتا ہے اور اگر کوئی چیز اس کے سامنے پیش کی جائے تو اپنی صاف فطرت کے باعث قبول کرلیتا ہے۔ حکومتوں کو بھی اسی بات کا ڈر لاحق ہوتا ہے۔ بنابریں ہمارے اوپر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور صرف ہم پر ہی نہیں بلکہ تمام مسلمانوں پر اسی طرح صرف آپ ہی نہیں بلکہ ایران کے اندر اور ایران کے باہر رہنے والے اسلام کے جملہ وفاداروں پر یہ عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ دنیا کے لوگوں کے آگے اسلام کا اس طرح سے تعارف کرائیں جس طرح وہ ہے، جس طرح خدا چاہتا ہے، جس طرح قرآن وحدیث نے بیان کیا ہے۔ یہ بات بذات خود ہزاروں ٹینکوں اور توپوں سے زیادہ مؤثر ثابت ہوسکتی ہے۔ وعظ ونصیحت کی بدولت لوگوں کے دلوں میں انقلاب آجاتا ہے۔ یہ ڈھنگ اسلام کے پاس ہے، اسلامی تعلیمات کے پاس ہے۔ ہمارا مقصد یہ نہیں کہ اسلام ٹینک یا توپ سے کام لے۔'' [۱۲]

امام راحلؒ کے ان تخیلات وافکار سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی بیداری کے کیا اصول ورموز ہیں کیونکہ اسلام کسی فرد واحد گروہ واحد، شہر واحد، ملک واحد یا کسی خاص طبقہ ہی کے لئے نہیں ہے بلکہ

وہ تو ہر کسی کی فلاح و بہبودی کے لئے ہے۔

اس فکر کو بھی امام راحلؒ نے اپنے ایک خطاب میں واضح کیا۔ اور ثابت کیا کہ اسلام سب کے لئے ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ

> '' اسلام میں نسل پرستی ، گروہی اور طبقاتی نظام کی کوئی گنجائش نہیں اور نہ ہی زبان کے لحاظ سے کسی کو ترجیح حاصل ہے۔ اسلام سب کے لئے ہے اور سب کے فائدے میں ہے۔ اسلام وقرآن کی رو سے ہم اور آپ بھائی ہیں اور ایک دوسرے سے جدانہیں ہیں۔ کرد، بلوچ اور ترک سب آپس میں بھائی ہیں اورہمیں مل کر زندگی گزارنی چاہئے'' ۵

پس اسلامی بیداری ایک اہم عصری تقاضہ اور وقت کی اہم ضرورت ہے ۔ کیونکہ آج انسان اس مذہب کی تلاش میں ہے جس کے اصول وضوابط محکم و مستحکم ہیں۔ تو پھر قیادت ومرجعیت نیز رہبریت کو تسلیم کرنا ہوگا تاکہ یکجہتی کے ساتھ دنیا بھر میں اسلام اور ایمان قائم ہو اور وہ دن آئے جس کا وعدہ خدا نے قرآن میں کیا ہے کہ یہ دین اسلام تمام ادیان عالم پر غالب آجائے گا۔ ۶ خدایا ہم سب کو اسلامی بیداری کے لئے کوشاں رہنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

حوالے:

۱۔ سورۂ مومنون، آیت ۱۱۵

۲۔ سورۂ الزّاریات ،آیت۵۶

۳۔ صحیفۂ نور، ج ۱۳،ص ۱۲۷

۴۔ صحیفۂ نور، ج ۱۸،ص ۲۴۳

۵۔ صحیفۂ نور، ج ۹،ص ۳

۶۔ سورۂ توبہ، آیت ۳۳

☆